

## 200862-نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا اور آپ کے سامنے شکایات پیش کرنا شرک اکبر ہے۔

### سوال

میرا تعلق کیر لاسے ہے اور "مولود المقصوص" نامی کتاب ہمارے ہاں بہت مشور ہے، ہر شخص اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے اس کتاب کو اپنے گھر میں پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے، لیکن کیر لاسی میں کچھ لوگ میں جنہیں "سلفی" کہتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اس کتاب میں بہت سی شرکیہ باتیں ہیں۔ مثال کے طور پر ان کا کہنا ہے کہ : "ارتبتخت الخطا یا، لک اشکو یا سیدی یا خیر النبین" [میں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے، یا سیدی! اے سب نبیوں سے ہتر نبی! میں آپ سے اس کا شکوہ کرتا ہوں] کیا ایسا کہنے میں شرک ہے؟ اور کیا ایسا کہنا حرام ہے؟

### پسندیدہ جواب

سوال میں جس کتاب کی جانب اشارہ ہے یہ کتاب خرافات، قصے کہانیوں، شرکیہ اور بدعتی امور پر مشتمل ہے، اس کتاب کے مصنف نے اس میں جشن عید میلاد النبی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں غلو اور آپ سے حاجت روائی، اور مانگنے اور اسی طرح دیگر انبیائے کرام سمیت نیک لوگوں کو پکارنے وغیرہ جیسے اعمال کو شریعت کا لبادہ پہناتے ہوئے مدل بنانے کو شکش کی ہے، موصوف نے اس مقصود کیلئے بہت سی جھوٹی، من گھڑت احادیث اور عجیب و غریب عبارتوں کی بھرمار کر دی ہے، اور اگر ہم ان میں سے ایک ایک کارڈ کرنے لگیں تو اس کیلئے بہت سا وقت درکار ہو گا، بلکہ مؤلف کی لمحی ہوئی ہر ایک سطر کا تعاقب اور رد لکھنا پڑے گا۔

مؤلف کے خود ساختہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ امام ابو حیینہ رحمہ اللہ کی طرف اس بات کی نسبت کرنا ہے کہ آپ رحمہ اللہ، پروردگار رب العالمین کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتے تھے اور کہتے تھے :

یا سید السادات جنتک قاصداً \* آرجور حنک وَ حَمْنَى بِحَمَّا

اے سربراہوں کے سربراہ! میں تیری طرف آیا ہوں، میری تیری رضا چاہتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں۔  
واللہ یا خیر الخلاق! ان لی \* قلبًا مشوقًا لایروم سوا کا

اے افضل المخلوقات! اللہ کی قسم میرا دل بہت ہی مشتاق ہے، اے تیری سوکسی کی چاہت نہیں۔  
و بحق جاہکِ انہی بک مفرم \* وَ اللَّهُ يَعْلَمْ أَنَّمَّا أَهْوَاكَا

تیری جاہ کے عن کا واسطہ میں تیر اعاشق ہوں، اللہ جانتا ہے کہ میں تیر ابھی عاشق ہوں۔  
یا اگر کرم الشفیع یا کنز الغنی \* جدی بجودک وارضنی برضا کا

اے جن و انس کی محترم ہستی! اے بے نیازی کے سرچھے! اپنی سخاوت سے مجھے عطا کریں اور اپنی رضا کے ساتھ مجھ سے راضی ہو جائیں۔  
آن طالع باجود منک و لم یکن \* لابی حنیشہ فی الاتمام سوا کا

میں تو آپ ہی کی سخاوت کا منتظر ہوں، ابو حیینہ کیلئے تیرے سوکوئی نہیں ہے!

اسی طرح اس کتاب کے مؤلف نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں :  
"آل النبی ذریعتی" \*\* و موالیہ و سلیتی

نبی کے اہل بیت بھی میرا واسطہ ہیں وہی میرے لیے آپ تک وسیلہ ہیں۔

أرجو بہم آعٹی غدا\*\* بیدی ایمین صحیفتی

ان کے واسطے میں امید کرتا ہوں کہ کل مجھے میرے دائیں ہاتھ میں میرا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

حالانکہ یہ ان دونوں جلیل القدر موحد ائمہ کرام کے بارے میں سفید بحوث ہے؛ اگر یہ بحوث نہیں ہے تو پھر ان دونوں اماموں سے صحیح اور متعلق سند کے ساتھ یہ ثابت کر کے دکھادے، یا کم از کم ضعیف سند سے ہی ثابت کر دے، کیا وہ ایسا کر سکے گا؟ کبھی بھی نہیں !!

اس کتاب میں آنے والے شرکیہ امور میں سے یہ بھی ہے کہ :

"یہ جان لوکہ اللہ کے محبوب بندوں مثلاً: انبیاء نے کرام، اولیائے عظام اور نیک لوگوں سے حاجت روانی کا مطالبہ ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد ہر دو حالت میں جائز ہے۔۔۔" پھر انہوں نے کہا کہ :

"اس سے معلوم ہوا کہ: "یا رسول اللہ مدحہ" کہہ کر حاجت روانی کا مطالبہ کرنا جائز ہے، اسی طرح "یا غوث، یا مجی الدین عبد القادر جیلانی" وغیرہ کہنا بھی درست ہے"

سائل کے سوال میں ذکر شدہ عبارت بھی اس کتاب میں مذکور شرکیہ امور میں سے ایک ہے :

"ار تکبت الخطايا، لک اشکو یا سید یا یاخیر النبین" [میں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے، یا سید یا اے سب نبیوں سے بہترین نبی امیں آپ سے اس کا شکوہ کرتا ہوں]

یہ شرک اکبر ہے، کیونکہ گناہوں سے توبہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ممکن جاتی ہے، اسی طرح گناہوں کے اثرات اور وہاں کی شکایت بھی اللہ تعالیٰ سے کی جاتی ہے۔

پہلے سوال نمبر: (179363) میں تفصیل سے گزرا چکا ہے کہ: (وَلَوْلَمْ إِذْ ظَلَّمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ... ) یہ معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے، آپ کی وفات کے بعد سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ میں :

"اس آیت کریمہ میں امت کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ اگر وہ گناہ کر بیٹھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، یا اگر گناہ سے بھی بڑا پاپ مثلاً: شرک وغیرہ سرزد ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توبہ تابہ ہو کر اور نہ امت کے ساتھ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے مغفرت طلب کریں، نیز یہاں پر آپ کے پاس آنے سے مراد آپ کی زندگی میں آناراد ہے: لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس مقصد سے قبر مبارک پر آنا شرعی عمل نہیں ہے؛ اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا؛ حالانکہ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے، دینِ محمدی کے بارے میں سب سے زیادہ فقاہت بھی انہی کے پاس تھی؛ اور [صحابہ نے ایسا عمل اس لیے نہیں کیا؛ کیونکہ وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے استغفار نہیں کر سکتے تھے]" انتہی ماخوذاز: مجموع فتاویٰ ابن باز (189/6-190)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا، اللہ کو چھوڑ کر آپ سے مانگنا، آپ کی وفات کے بعد آپ سے حاجت روانی کا مطالبہ کرنا، شرک اکبر ہے اور دائرۃ اسلام سے خارج کرنے کا باعث ہے، تو کسی اور سے حاجت روانی کا مطالبہ کرنے کا کیا حکم ہو گا؟!

اسی طرح دالجی فوتی کمیٹی کے فتاویٰ میں ہے کہ :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا، آپ کو صد الگانا، آپ کی وفات کے بعد حاجت روانی یا مشکل کشائی کیلئے مدد کا مطالبہ کرنا، شرک اکبر ہے جو کہ انسان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے علاوہ دیگر مخلوقات سے دعائیں نکال شرک اور گمراہی ہے؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت کوئی بھی دعا کا جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے انسان کو اس شرک سے توبہ کرنی چاہیے اور اللہ کے سوا کسی سے بھی دعا نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاما شاء اللہ خودا پہنچ لیے بھی کسی نفع یا نقصان کے مالک نہیں تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ یہ بات اعلانیہ طور پر کہہ دیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

(فَلَمَّا أَتَكُمْ لِتَقْسِيْلِكُمْ لِفَعْلَةً وَلَمَّا أَتَكُمْ لِتَأْمَانِيْلَةً شَاءَ اللَّهُ وَلَوْكَثَ أَعْلَمُ الْعَيْبِ لَا مُنْكَرُهُ مِنْ الْجَيْرِ وَمَا مَسَنَ الْشَّوْءُ إِنْ أَتَاهَا الْأَنْذِرِ وَلَبَشِّرَ لِقَوْمَ يُؤْمِنُونَ)

ترجمہ: آپ کہہ دیں: میں اپنے لیے کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں، مساوی نے اس کے جو اشیا ہے، اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سے مفاہات جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو سرف ایمان لانے والی قوم کوڈرانے اور خوش خبری دینے والا ہوں۔ [الاعراف: 188]

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

(فَلَمَّا قُلَّ لَأَقُولُ لَكُمْ عَمَدِي خَرَدِيَنَ اللَّهُ وَلَاَعْلَمُ الْغَيْبِ وَلَاَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلِكٌ إِنْ أَتَيْتُ الْأَمَانَ يُوْحَى إِلَيَّ)

ترجمہ: آپ کہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وہی آتی ہے اس کی اتباع کرتا ہوں۔ [الآنعام: 50]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اپنے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت مانگتے تھے، اسی طرح اپنے صحابہ کرام کیلئے بھی دعائیں کرتے تھے، اگر آپ کسی کی مغفرت کرنے یا رحم کرنے پر قادر ہوتے تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی ضرورت نہ پڑی، اس لیے یہ بات واضح ہے کہ ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں، صرف اللہ تعالیٰ ہی غنی اور تم ریفون کے لائق ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو، اور اللہ تعالیٰ ہی غنی اور تعریف کے لائق ہے۔ [فاطر: 15]

اگر شیطان ان لوگوں کی عقولوں اور نظریات سے کھلوڑنے کرتا تو نہیں یہ بات واضح طور پر معلوم ہو جاتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت کوئی بھی کسی کیلیے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، اور یہ کہ تمام ہستیاں صرف ایک اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتی تھیں:

ترجمہ: بھلاؤں کو بے جو لچار کی فریاد رکھتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور (کون ہے جو) تمیں زمین میں جانشیں بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ ہے؟ [الملل: 62] "انتی

(مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین" 21/218-219)

خلاصہ یہ ہے کہ :

کسی بھی بشر کے سامنے اپنی زبوب حاملی، گنہوں کی شکایت، گنہوں کا اقرار اور کوئی تاہیوں سے توبہ کرنا، اور اس طرح ان سے مدد و نصرت کا مطالبہ کرنا یہ سب کچھ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک ہے؛ کیونکہ یہ امور خالص عبادات میں شامل ہیں، انہیں غیر اللہ کیلئے بحالانا جائز نہیں ہے۔

صحیح مسلم : (2577) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ : (میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگوں تھیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے رزق مانگوں تھیں کھلاؤں گا۔ میرے بندو! تم سب کے سب نیگہ ہو سوائے اس کے جسے میں پہنچ کیلیے دوں، اس لیے مجھ سے بس مانگوں تھیں بس دوں گا۔ میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو، اور میں سب گناہ معاف کرتا ہوں، اس لیے مجھ سے مغفرت مانگوں تھیں معاف کر دوں گا۔)

شیع الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"ایسا کوئی کام جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے اس کا مطالبہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کرنا جائز ہے، ایسے امور کا مطالبہ فرشتوں، نبیوں یا کسی اور سے کرنا جائز نہیں ہے، غیر اللہ کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ : "مجھے معاف کر دے، ہمیں بارش عطا فرما، ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما، یا ہمارے دلوں کی رہنمائی فرما، یا اسی طرح کا کوئی اور جملہ" طبرانی نے اپنی کتاب مجمع میں روایت کی ہے کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک منافق مومنوں کو تکلیف دیا کرتا تھا، تو صحابہ کرام نے کہا : کہ چلو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منافق کے مقابلے میں مدد مانگتے ہیں، تو صحابہ کرام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (مجھے غوث نہیں بنایا جا سکتا، غوث تو صرف اللہ ہے)" انتہی "مجموع الفتاویٰ" (329/1)

واللہ اعلم.